آج کے عہد میں انقلابی اتحاد کے پلیٹ فارم کے لئے چھ نقاط

انقلابی کیمونسٹ انٹرنیشنل ٹینڈیسی کی طرف سے تجویز

www.thecommunists.net

ہم تضادات اور تیزی سے بدلتی ہوئی دنیا میں رہ رہے ہینجس طرح سرمایہ دارانہ نظام کا بحران بڑھ رہا سرمایہ دار طبقہ محنت کشوں پر بڑے حملہ کررہا ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ دولت سمیٹ سکے اور اس کے ساتھ تیزی سے ماحول کو تباہ کررہا ہے۔اس سے ان کے درمیان تضادات کی شدت میں اضافہ ہورہا ہے۔سرمایہ دار طبقہ کے بڑھتے ہوئے تضادات ٹکراو اور ماحول کی بربادی نے انسانیت کے مستقبل کو خطرے سے دوچار کردیا ہے ۔اس نے تیسری عالمی جنگ کا خطرہ پیدا کردیا ہے اس لیے ہم کہتے ہیں کہ متبادل "سوشلزم یا بربریت ہے۔اس ڈرامائی حالت میں سوشلزم کے لئے منظم جدوجہد کی پہلے سے کہیں زیادہ ضرورت ہے. اس کا مطلب یہ ہے کہ محنت کش طبقے اور مظلوم کو ایک سوشلسٹ مستقبل کے لئے بین الاقوامی جدوجہد کے لئے سرگرم ایک پارٹی کی ضرورت ہے۔

ہماری رائے میں، یہ انتہائی ضروری ہے کہ دنیا بھر میں انقلابیوں کو اتحاد کے قیام لیے تعاون کرنا ہوگا، تاکہ ہم مضبوط انقلابی قوتوں کے ساتھ ایک نئی عالمی انقلاب پارٹی کی تشکیل آگے بڑھاسکیں. اس طرح کی پارٹی کی تخلیق کے لئے نقطہ نظر عالمی سطح پر جدوجہد کے سب سے اہم مسائل پر متفق ہونے کی ضرورت ہے. انقلابی کمونسٹ انٹرنیشنل (آر سی آئی ٹی) مندرجہ ذیل مسائل کو موجودہ سیاسی مرحلے مینضروری تصور کرتی ہے۔:

سامراجی ممالک کے درمیان بڑھتے ہوئے تضادات(1

سرمایہ دارانہ نظام کے موجود بحرانی عہد کو سمجھنے اور درست پوزیشن لینے کے لیے ضروری ہے ہم امریکہ، یورپی یونین اور جاپان کو سامراج کے ساتھ نئی ابھرتی ہوئی قوتوں روس اور چین کوبھی سامراج تسلیم کریں

اسی بنیاد پر ہم ایک درست پروگرام سامراج مخالف مواقف اپناسکتے ہیں اور جوپرولتاریہ کی آزاد پوزیشن اور انقلابی شکست خورگی کا حامی ہو،محنت کش طبقہ کی مسلسل آزادانہ جدوجہد تمام سامراجی مالک کے خلاف ہوسکتی ہےر. اس کا مطلب یہ ہے کہ انقلابی نعرے کے تحت بین سامراجی تنازعہ میں کسی بھی سامراجی طاقت کی حمایت کرنے سے انکار نہیں کرتے. " ہمارا پہلا دشمن ہمارے گھر میں ہے"۔

انڈیا اور جین کے تنازعے میں بھی یہی پوزیشن اختیار کی جائے انڈیا حالانکہ چین کی طرح سامراجی ملک نہیں ہے پر وہ خطے میں امریکی سامراجی کی پراکسی کے طور پر کام کررہا ہے۔

جو ل ان کے رجعت پسند اور سامراجی کردار کو تسلیم کرنے میں ناکام رہتے ہیں وہ ناگزیر طور پرمستقل سامراج مخالف . پوزیشن لینے میں ناکام رہتے ہیں اور شعوری یا غیر شعوری طور پر ایک یا دوسرے سامراجی ممالک کی حمایت کم برائی کے نام پر شروع کردیتے ہیں

:سامراج کے خلاف مستقل مزاجی سے جدوجہد اور مظلوم اقوام کی آزادی کی جدوجہد(2

انقلابی سامراجی ریاستوں اور ان کی پراکسیز کے کسی تنازعہ میں شکست کے حامی ہوتے ہیں اور مظلوم اقوام کی جدوجہد کی حمایت انہیں بغیر کوئی سیاسی حمایت دئے کرتے ہیں۔یہ مسئلہ چاہیے سامراجی ملک کے اندار ہو جیسے چین اور روس میں مشرقی ترکستان ہو یا یوگراہو یا بیرونی جنگیں جیسے افغانستان،،نارتھ کوریا ،شام یا سومالیہ ہویہ پوزیشن صرف ساوتھ کے لیے ہی درست نہیں بلکہ پرانے سامراجی ممالک بھی صیح ہے

جیسے مقامی اور کالے امریکی امریکہ میں اور کیٹولونیہ کینڈا میں ہے۔

اسی طرح، انقلابی سامراجی ممالک میں کھلی سرحدوں اور قومی اقلیتوں کے لئے اور تارکین وطن کے لئے مکمل مساوات (کے لئے جدوجہد کرنا پڑتا ہے (مثال کے طور پر شہریت کے حقوق، زبان، برابر اجرت.

اس کے علاوہ، انقلابی کسی بھی تنازعات میں ایک سامرج دوسرے کے مقابلے ایک سامراجی کیمپ کی مدد سے انکار نہیں (کرتے ہیں (مثال کے طور پر، بریکسٹ بمقابلہ یورپی یونین؛ کلنٹن بمقابلہ ٹرمپ.

جو ظلم کے خلاف جدوجہد کی حمایت ، ان کی قیادت کی وجہ سے نہیں کرتے اور وہ آج کے عہد میں جنم لینے والی طبقاتی جدوجہد سے علیحدہ ہوجاتے ہیں او ر وہ مزدور اور مظلوموں کی جدوجہد سے علیحدہ ہوجاتے ہیں

مشرق وسطی اور شمالی افریقہ میں آمریت،سامراج اور صہیونزم کے خلاف انقلابی جدوجہد

فلسطین، تیونس، ایران، شام، مصر، یمن، سوڈان اور دیگر ممالک میں بڑے پیمانے پر مقبول بغاوت 2008 میں نئے تاریخی دور کی شروعات کے بعد سے سب سے زیادہ اہم اور ترقی پسند طبقاتی جدوجہد اور اس کی پیشرفت ہے. انقلابی قیادت کی عدم موجودگی کی وجہ سے عوام کو کئی خوفناک شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے جیسےجولائی 2013 میں مصر میں جنرل السیسی کی بغاوت یا شام کے عوام کا اسد اور اس کے بیرونی قوتوں کی طرف سے قتل عام ہواتاہم، انقلابی عمل جاری ہے. یہ فلسطینی، شام، یمن، مصر وغیرہ کے جاری مقبول مزاحمت میں ظاہر ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ تیونس، ایران، سوڈان اور مراکش جیسے نئے ممالک میں پھیلا ہوا ہے ٹرمپ کے یروشلم کو تسلیم کرنے کے فیصلے خلاف فلسطینی اور بین الاقوامی بڑی تحریک کے جنم دیا اس نے سرائیل کے اور سامراجی طاقتوں کے خلاف انقلابی جدوجہد کا ایک نیا باب کھول دیا ہے (ایک "فری، ریڈ فلسطین".) تیونس کے ساتھ ساتھ ایران میں حکومت کے خلاف مقبول بغاوت ظاہر کرتی ہے کہ مشرق وسطی میں انقلابی لہر بحال ہوسکتی ہے اور غیر عرب ممالک میں بھی پھیل سکتی ہیں. ان انقلابی تحریکوں کی ان آمروں اور رجعت پسند قوتونکے خلاف جدوجہد غیر مشروط کرتی ہے ان کی سیاسی قیادت(پیٹی بورژوائ، اسلام پسندوں اور قوم پرستوں)کسی قسم کی سیاسی حمایت کے بغیر۔

جو 2011 سے جاری عرب انقلاب کی حمایت میں ناکام رہے ہیں یا جو سمجھتے ہیں کہ ختم اور شکست "وہ "سوشلسٹ. ہوچکی ہے ، صرف سوشلسٹ اور جمہوری صرف الفاظ میں لیکن حقیقت میں نہیں ہیں۔

انقلابی علاقائی طاقت (مثلا سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، ایران، مصر، سوڈان، ایتھوپیا، وغیرہ) کے درمیان کسی بھی رجعتی جنگ کی مخالفت کرتے ہیں. وہ جنگ کے ٹھوس کردار کا تجزیہ کرکے اس کے سیاسی پس فلسطین، تیونس، ایران، شام، مصر، یمن، سوڈان اور دیگر ممالک میں بڑے پیمانے پر مقبول بغاوت 2008 میں نئے تاریخی دور کی شروعات کے بعد سے سب سے زیادہ اہم اور ترقی پسند طبقاتی جدوجہد کی ترقی رہی ہے. انقلابی رہنمائی، عوام نے جولائی 2013 میں مصر میں جنرل الاسلامی کی بغاوت یا اسد اور ان کے غیر ملکی حمایت کے ہاتھوں لوگوں کی مسلسل ذبح کی طرح کئی خوفناک شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے. تاہم، انقلابی عمل جاری ہے. یہ فلسطینی، شام، یمن، مصر، وغیرہ کے جاری مقبول مزاحمت میں ظاہر ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ تیونس، ایران، سوڈان اور مراکش جیسے نئے ممالک میں پھیلا ہوا ہے. فلسطینی اور بین الاقوامی بڑے تحریک نے ٹرمپ کے یروشلیم کو تسلیم کرنے کے فیصلے سے ثابت کیا ہے کیونکہ اسرائیل کے دارالحکومت سامراجی طاقتوں کے خلاف انقلابی جدوجہد کا ایک نیا باب کھولتا ہے اور صیہونیست اپسید ریاست کے خلاف اور ایک واحد فلسطینی ریاست کی تعمیر کے لئے دریا سے سمندر تک (ایک فری، ریڈ فلسطین"). تیونس کے ساتھ "ساتھ ایران میں دارالحکومت حکومت کے خلاف مقبول بغاوت ظاہر کرتی ہے کہ مشرق وسطی میں انقلابی لہر بحال ہوسکتی ہے اور غیر عرب ممالک کو بھی پھیل سکتا ہے. مستحکم انقلابی افواج اپنے غیر انقلابی رہنماو ئں (مثال کے طور پر، چھوٹے بورجوا اسلام پسندوں اور قوم پرستوں) کے بغیر سیاسی معاونت کے بغیر، آمر?توں اور رجعت پسند قوتوں کے خلاف ان مقبول جدوجہد کے غیر مشروط حمایت لازمی ہیں.

ڈیموکریٹک حقوق پر ریناکریٹری حملے کے خلاف انقلابی جدوجہد (4

انقلابی مزدور طبقے کے مفادات اور مظلوموں کے مقاصدکی تکمیل کرسکتے ہیں اگر وہ طبقاتی دشمن کو پہچان سکیں اور اس کے خلاف متحرک کرنے کے قابل ہو۔انہیں آمریتوں اور نام نہاد جمہوریتوں کے خلاف (شام، ٹوگو، کینیا، کانگو) اس طرح انہیں قومی اور نسل پرستی کے تمام قسموں کے خلاف (مثال کے طور پر لاطینی امریکہ میں،روہنگیا کے باشندے افراد کے خلاف اور لیبیا میں افریقن غلامونکے)ہونا چاہیےتمام تر غیر جمہور اقدامات کے خلاف(برازیل،مصراور تھائی لینڈ) اور جیسے فرانس میں ریاستی ایمرجنسی کے نفاذ کی بھی مخالفت کریں گئیں۔

وہ تمام لوگ جو ان رجعت پسند حملوں کو تسلیم کرنے اوران کے خلاف لڑنے میں ناکام رہتے ہیں بلکہ ان کی حمایت کرتے ہیں یا غیر جانبدار پوزیشن حاصل کرتے ہیں، محنت کش طبقے کے غدار ہیں. ان کے درمیان اور ہم خون کا ایک دریا ہے۔

عوامی تحریکوں میں متحدہ محاذ کا طریقہ کار (5

انقلابی فرقہ پرستی کے تمام شکلوں کا مقابلہ کرتے ہیں جس میں ان کی غیر انقلابی قیادت کی بنیاد پر عوامی جدوجہد میں حصہ لینے کی مخالفت کی جاتی ہے. وہ اصلاح پسند یا پاپولیسٹ فورسز (مثال کے طور پر، ٹریڈ یونینوں، کسانوں اور شہری

غریبوں کی بڑے تنظیموں، برازیل میں پی ٹی، سی ٹی، ایم ایم ، کسانوں کے جدوجہد میں متحدہ محاذ کی حکمت عملی کے حامی ہیناس کے علاوہ سی جی ٹی، سی ٹی اے، ایف آئی ٹی، ارجنٹینا میں مینینا؛ میکسیکو میں مورینا؛ مصر میں اسلام پسند؛ ، باسکی PODEMOS ، ہسپانوی ریاست میںSYRIZAشام میں باغی؛ جنوبی افریقی ای ایف ایف؛ 2015 سے قبل یونان میں اور کیٹلین قوم پرستی) سے بھی متحدہ محاذ کی ضرورت ہے۔اس حکمت عملی مقصد ان تحریکوں اور پارٹیوں میں مستقل مزاجی سے انقلابی پروگرام اور انقلابی پارٹی کے لیے جدوجہد اور انہیں غیر انقلابی قیادت سے نجات دلانا ہے۔

جو لوگ عوامی جدوجہد میں متحرک فریق کی حکمت عملی کو لاگو کرنے میں ناکام رہے ہیں، وہ جدوجہد میں شمولیت کی بجائے صرف بیان جاری کرنے تک محدود کریں۔

اب انقلابی عالمی جماعت کی تعمیر شروع کرو (

حکمران طبقہ حملوں کے خلاف محنت کش طبقے کی آزادی اور مظلوم کے لئے رجعت پسندانہ جارحیت کو ختم کرنے کے لئے جدوجہد صرف اس صورت میں کامیاب ہوسکتا ہے کہ اسے سوشلسٹ انقلاب کے لئے جدوجہد تک وسیع کردی جائے. اس کا مطلب یہ ہے کہ محنت کش طبقہ اور مظلوم اقتدار اپنے ہاتھوں میں لے کر سرمایہ دارانہ نظام اور سرمایہ دار طبقہ کے اقتدار کا خاتمہ کردے تاکہ سوشلزم سفر شروع ہوسکے۔

تاریخ ہمیں سکھاتی ہے کہ آزادی کے لئے عوام کے تمام جدوجہد آخر میں ناکامی ختم ہوجاتی اگر وہ انقلابی جماعت کی . قیادت نہیں ہوتی. اس طرح کی پارٹی کو محنت کش طبقے اور مظلومونکے سب سے زیادہ سیاسی طور پربا شعور کو منظم کرنا چاہئے، یہ بیوروکریٹک زوال پذیری کی شکار نہ ہو اور قومی بنیادوں پر زوال پذیری سے بچنے کے لئے ایک بین الاقوامی پارٹی کے طور پر موجود ہونا لازمی ہے.

لہذا ہم تمام تنظیموں اور سرگرم کارکنوں سے مطالبہ کرتے ہیں جو نئی انقلابی عالمی جماعت کی تخلیق کی جانب سے ان پروگرام کے نقاط پر متفق ہیں آئیں تو ہمارے ساتھ شامل ہوں. اس سلسلے میں ہم یہ تجویز کرتے ہیں کہ انقلابی ایک مشترکہ رابطہ کمیٹی کا قائم کی جائے جو سیاسی طور پر تیار کے ساتھ بین الاقوامی کانفرنس منعقد کرئے جس میں انقلابی عالمی جماعت کے قیام کو آگے بڑھانے کے لئے ٹھوس اقدامات پر تبادلہ خیال کرے گاہم ان تمام تنظیموں سے سیاسی تبادلہ خیال اور ساتھ مل کر کام کرنا چاہتے ہینجو تنظیمیناس طرح کا سیاسی نقطہ نظر رکھتی ہیں۔